E-Content

Instructional Media Centre
Maulana Azad National Urdu University
Gachibowli, Hyderabad - 32
T.S. India

Subject / Course - B.A.

Paper : **Jadeed Cheen Aur Japan Ki Tareekh (1840-1964)**

Module Name/Title : **Chini Jamhuriya Dr. Sun Yatsen Ke Teen Usool**

DEVELOPMENT TEAM	
CONTENT	DDE SLM/ Dr. Tahseen Bilgrami
PRESENTATION	Dr. Tahseen Bilgrami
PRODUCER	Md. Mujahid Ali

Instructional Media Centre
Maulana Azad National Urdu University
Gachibowli, Hyderabad - 32
T.S. India
//imcmanuu

اکائی۔ 12 سن یاٹ سین اور اس کے تین اصول

ساخت

12.0 مقاصد
12.1 تمہید
12.2 سن یاٹ سین کی ابتدائی زندگی
12.3 1894ء میں سنگ چنگ ہوئی (چینی سماج کا احیا) کا قیام
12.4 1905ء میں ننگ منگ ہوئی (مشترکہ اتحاد کی لیگ) کا قیام
12.5 سن یاٹ سین کے تصورات
12.5.1 سین من چو (عوام کے تین اصول)
12.5.1.1 من ٹیا (قومیت)
12.5.1.2 من چو آن (جمہوریت)
12.5.1.3 منگ شنگ (عوام کا روزگار)
12.6 1911ء کے انقلاب میں حصہ
12.7 عارضی صدر
12.8 یو آن شی کائی کے حق میں دستبردار ہونا
12.9 قومی پارٹی کی از سر نو تنظیم
12.10 خلاصہ
12.11 اپنی معلومات کی جانچ: نمونہ جوابات
12.12 نمونہ امتحانی سوالات
12.13 سفارش کردہ کتابیں

12.0 مقاصد

اس اکائی کو مکمل کر لینے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- ڈاکٹر سن یاٹ سین کی زندگی اور اس کے کارناموں کی وضاحت کر سکیں۔
- سن یاٹ سین کے تصورات کے مفہوم اور اس کی اہمیت کا تنقیدی انداز میں جائزہ لے سکیں۔
- سن یاٹ سین نے چین کے لیے جو خدمات انجام دیں اسے بیان کر سکیں۔

12.1 تمہید

سن یاٹ سین ماؤزے تنگ کے عروج سے پہلے چین کے قائدین میں سب سے زیادہ قابل احترام قائد تھا۔ وہ ایک عظیم قوم پرست تھا۔

اس نے اپنے ملک کے لیے عظیم قربانیاں دیں۔ اس کو 1911ء کے انقلاب اور امنگ ننگ (قوم پرست) پارٹی کے رہنما کی حیثیت سے جدید چین کی تاریخ میں ممتاز مقام حاصل ہے۔ اس اکائی میں اس کی زندگی کے احوال، تصورات اور اس کے کارناموں کا احاطہ کیا گیا ہے۔

12.2 سن یاٹ سین کی ابتدائی زندگی

چینی قومیت کا معمار سن یاٹ سین (1925-1866) 12 نومبر 1866ء میں کینٹن کے قریب سیانگ شن میں پیدا ہوا۔ اس کے والدین ٹاٹ سنگ ایک غریب کسان تھے۔ انہیں کل چھ بچے ہوئے۔ لیکن ان میں چار بچے زندہ رہے، ان کی عرفیت وان تھی۔ اس کا دوسرا نام یاٹ سن تھا۔ چین میں وہ ایک دوسرے نام چنگ شان سے زیادہ جانا جاتا ہے۔ سیانگ شن کے علاقے کے لوگ وہاں کی زمین کی زرخیزی کم ہونے کی وجہ سے دوسرے مقام پر جا کر روزگار حاصل کرنے کی روایت پر عمل پیرا تھے۔

سن یاٹ سین کے بڑے بھائی سن می نے ہونولو ہجرت کی اور تجارت کو خوب فروغ دیا۔ سن یاٹ سین نے چھ سال کی عمر میں اسکول میں شرکت کی اور روایتی ابتدائی کورس کی تکمیل کی۔ بارہ برس تک کنفیوشیس کی چار کتابیں اور پانچ کلاسیکی لٹریچر کو مکمل کیا۔ چونکہ وہ ٹیپنگ سلطنت کے زوال کے دو سال بعد پیدا ہوا تھا۔ اس لیے وہ انقلاب کے واقعات سن کر بے حد متاثر ہوا اور اس کے دل میں دوسرا ہنگ سن چو آن بننے کی خواہش پرورش پانے لگی۔ وہ 1879ء میں اپنی والدہ کے ساتھ اپنے بڑے بھائی کے ہاں ہونولو چلا گیا۔ اس نے وہاں پر پہلی دفعہ بحری جہازوں کی تجارتی سرگرمیاں، عوام کی آسودہ زندگی اور عادلانہ محاصل کا مشاہدہ کیا۔ اس نے اپنی اعلیٰ تعلیم انگریزی مشنری ولانی اسکول میں مکمل کی۔ اس نے سترہ برس کی عمر میں اواہو کالج سے گریجویشن کیا۔ اس نے 1885ء میں لُس زو نامی خاتون سے شادی کی اور اپنے آبائی مقام کو واپس ہو گیا۔ وہ منچو حکمرانوں کی مغرور متوسط سلطنت کی ابتری سے دل برداشتہ تھا۔ اس وقت منچو سلطنت کی برخاستگی کا تصور جڑ پکڑ رہا تھا۔ اس وقت وہ اس قسم کے خیالات کی پرورش کر رہا تھا۔ اسی وقت اس نے کینٹن میں پوچی میڈیکل اسکول میں داخلہ لیا۔ وہاں وہ چنگ شی لیانگ سے متعارف ہوا۔ چنگ شی لیانگ کے خفیہ تنظیموں سے وسیع تر تعلقات تھے۔ چنگ شی لیانگ سے بات چیت کے بعد سن یاٹ سین ایک انقلاب کی اہمیت کا قائل ہو گیا۔ 1887ء میں ہانگ کانگ میں واقع چینیوں کے میڈیکل کالج میں داخلہ لے لیا۔ ہانگ کانگ جانے کی دو وجوہات تھیں۔

1۔ پہلا سبب تو یہ تھا کہ ہانگ کانگ کے کالج کا تعلیمی نصاب کینٹن سے بہتر تھا۔

2۔ انہیں وہاں انقلابی سرگرمیوں کو انجام دینے کی آزادی تھی کیونکہ وہ علاقہ برطانوی نو آبادی تھا۔ سن یاٹ سین نے اپنی طالب علمی کے زمانے میں اپنی تعلیم پر توجہ دیتے ہوئے اپنی انقلابی سرگرمیاں جاری رکھیں۔ اُس نے 1892ء میں گریجویشن درجہ اول سے کامیاب کیا اور مکاؤ میں دواخانہ قائم کیا۔ اُس نے 1893ء میں اپنے دواخانے کو کینٹن میں منتقل کیا اور وہاں مفت علاج کرنا شروع کیا تاکہ سماجی تعلقات میں وسعت پیدا ہو اور احباب کا حلقہ وسیع تر ہو۔ یہاں پر اس نے خفیہ تنظیموں سے رابطہ قائم کیا اور انقلابی خیالات کی پرورش کی۔ اس نے اپنی ہوائی اور ہانگ کانگ کے تجربات کو کام میں لاتے ہوئے اس بات کو محسوس کیا کہ عوام میں جذبہ حب الوطنی اور قومیت کو پیدا کرنا چاہیے۔ منچو حکومت کا تختہ الٹ کر ایک جمہوریہ قائم کرنا چاہیے۔ اس کے بعد منچو حکومت کا تختہ اُلٹنے اور جمہوریہ کے قیام کے تصور کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کی۔

اس طرح پر تشدد انقلاب کے ذریعہ حکومت کا خاتمہ اور اصلاحات کے ذریعہ ملک کی اصلاح کے تصورات 1894ء سے پہلے سے سن یاٹ سین کو متاثر کرنے لگے۔ اس سے ہم اندازہ کر سکتے ہیں کہ سن یاٹ سین نہ صرف حقیقت پسند بلکہ ایک تعقل پسند فکر کا حامل تھا۔ وہ اپنی حکمت عملی میں لچک بھی پیدا کرتا تھا اور بیک وقت دو متضاد نظریات پر غور کرنے کے لیے تیار رہا کرتا تھا۔

سن یاٹ سین نے وانگ تاؤ اور ہوہائی کے اصلاحی نظریات سے متاثر ہو کر لی ہنگ چانگ سے ملاقات کرنے کا فیصلہ کیا۔ اُس نے 1894ء میں موسم گرما میں اپنے ساتھی لو ہول تانگ کے ساتھ چین کے دارالحکومت کا دورہ کیا۔ اور لی ہنگ چانگ سے ملاقات کرنے کی کوشش کی۔ سن یاٹ سین ملاقات نہ کر سکا۔ اس کے خط کا جواب بھی موصول نہیں ہوا۔ کیونکہ اس نے غلط وقت کا انتخاب کیا تھا۔ اس وقت لی ہنگ چانگ جاپان کی جنگ میں مصروف تھا۔ سن یاٹ سین نے اپنی درخواست میں ایک منظم سیاسی پروگرام کی وضاحت کی تھی۔ سن یاٹ سین نے لی ہنگ چانگ سے

کہا کہ انسانی صلاحیتوں کی مکمل نشو و نما' ملک کے وسائل سے استفادہ' مادی اشیاء کا مکمل استعمال اور مصنوعات کا آزادانہ تبادلہ کے ذریعہ یورپی ممالک نے دولت اور طاقت حاصل کی۔ سن یاٹ سین نے مزید اس بات کی جانب نشاندہی کی کہ چین کو مفت تعلیم' پیشہ وارانہ رہنمائی' سائنس اور زراعت کے فروغ کے ذریعہ ترقی دینا چاہیئے۔ سن یاٹ سین کی خواطر خواہ پذیرائی نہیں ہوئی۔ چنانچہ اس نے منچو حکومت کے انحطاط کا مشاہدہ کرتے ہوئے اس کے خاتمہ کے لیے کوشش کی۔

12.3 1894ء میں سنگ چنگ ہوئی (چینی سماج کا احیاء) کا قیام

سن یاٹ سین نے اپنی اصلاحی سرگرمیوں کو ترک کرتے ہوئے بیرونی ممالک میں مقیم چینی باشندوں' خفیہ تنظیموں' عیسائیت قبول کرنے والے چینی افراد اور عیسائی مبلغین کی مدد سے ملک میں انقلاب لانے کا فیصلہ کیا۔ وہ 1894ء میں ہونولو گیا اور وہاں اپنے بھائی کے تعاون سے اس نے 24 نومبر 1894ء میں چینی سماج کے احیاء کے نام سے ایک انجمن سنگ چنگ ہوئی تشکیل دی۔ ابتداء میں اس کی رکنیت 112 افراد تک محدود تھی۔ اس نے ہانگ کانگ میں 21 فروری 1895ء میں چینی سماج کا احیاء کی انجمن کا صدر دفتر قائم کیا اور صوبوں میں اس کی شاخیں قائم کیں۔ اس انجمن کے ارا کین کو عہد کرنا پڑتا تھا کہ وہ منچوؤں کو اقتدار سے بے دخل کردیں گے۔ چینی عوام کی حکومت بحال کریں گے اور ایک وفاقی جمہوریہ قائم کریں گے۔ بہر حال سن یاٹ سین کی قیادت میں پہلی انقلابی انجمن معرض وجود میں آئی۔ سن یاٹ سین اور اس کے رفقاء کینٹن پر قبضہ کرکے اسے اس کی انقلابی سرگرمیوں کا اڈہ بنانا چاہتے تھے لیکن ان کی یہ کوشش ناکام ہوگئی۔ سازشوں کا پتہ چل گیا اور اڑتالیس (48) افراد شہید ہوگئے۔ لوہاؤ ننگ جس نے انقلابیوں کے لیے نیلا آسمانی اور سفید آفتابی پرچم بنایا تھا وہ بھی انقلاب کی اس ناکام کوشش میں مارا گیا۔ اس ناکامی کے بعد سن یاٹ سین ہانگ کانگ کو فرار ہوگیا وہاں برطانیہ نے اسے پانچ سال کے لیے شہر بدر کردیا۔ وہاں سے وہ جاپان فرار ہوگیا۔ اس کے لیے ماحول جاپان میں سازگار ثابت ہوا۔ اس نے وہاں یوکوھاما میں چینی سماج کا احیاء انجمن قائم کی۔ اُس نے ہم خیال لوگوں سے تعلقات استوار کیے لیکن اس کی کاوشیں بار آور نہ ہوسکیں کیونکہ کینٹن کی شورش کی ناکامی حائل رہی لیکن سن یاٹ سین پست ہمت نہ ہوتے ہوئے اپنے احباب اور رفقاء کے حوصلے بلند کرنے کی ان تھک کوشش کی۔ وہاں سے وہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ گیا اور وہاں مقیم چینی باشندوں کے قدیم جذبہ ایثار کو بیدار کیا اور انہیں انقلاب کے دھارے میں شامل کیا۔ وہاں سے وہ لندن گیا جہاں اس کا 11 اکتوبر 1896ء کو اغوا کیا گیا لیکن ڈاکٹر کانٹ لی اور لندن گلوب کی کوششوں کی وجہ سے اسے 22 اکتوبر کو رہا کردیا گیا۔ اغوا اور رہائی کے واقعہ نے اسے راتوں رات بین الاقوامی شہرت عطا کردی۔ وہ یورپ میں کم و بیش دو سال تک رہا اس اثناء میں اس نے یورپ میں واقع پذیر ہونے والی سیاسی اور سماجی تبدیلیوں کا مطالعہ کیا۔ اس نے 1897ء میں اپنے سابقہ قومیت پسندانہ اور جمہوری انقلاب کے تصورات کے علاوہ ایک نئے سماجی انقلاب کے تصور کو فروغ دیا۔ وہ 1897ء کے وسط میں جاپان واپس آگیا اور وہاں اس نے اہم جاپانی قائدین سے رابطہ قائم کیا۔ جاپانی قائدین نے مغربی سامراجیت کے خلاف ایشیاء کی شکایت کے مشترکہ احساس کے اظہار میں حصہ لیا۔ اگرچہ جاپانیوں کا ردعمل حوصلہ افزاء تھا لیکن جاپان میں رہنے والے چینی باشندے سرد مہری کا رویہ اپنائے ہوئے تھے۔

سن یاٹ سین کو اس دور میں کانگ یووے اور لیانگ چی چاؤ کی قیادت میں کام کرنے والی بادشاہ کے تحفظ کی انجمن کی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ لیانگ چی چاؤ سو (100) دن کی اصلاحات کی ناکامی کے بعد جاپان آیا تھا۔ سن یاٹ سین نے انقلابی سرگرمیوں کو تیز کرنے اور بادشاہ کے تحفظ کی انجمن کے بڑھتے ہوئے اثر کو کم کرنے کے لیے تین اصولوں پر مشتمل ایک منصوبہ پیش کیا۔

1۔ چن شاپو کو 1899ء میں ایک چینی روزنامہ چنگ پاؤ کی اجرائی کے لیے ہانگ کانگ روانہ کیا گیا۔
2۔ شو چین جو اور ہیر ایاما کو خفیہ تنظیموں کے ساتھ یانگ زی روانہ کیا گیا۔
3۔ چینگ شی لیانگ کے ذریعہ ہانگ کانگ میں ایک خیر مقدمی مرکز قائم کیا گیا۔

سن یاٹ سین نے 1900ء کی باکسر بغاوت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے وے چو اور کینٹن میں ایک شورش برپا کرنے کی کوشش کی۔ بدقسمتی سے

ے چو کی شورش ناکام ہو گئی۔ نگ سائی چنگ کانگ یووے کا پیرو تھا۔ اس کی قیادت میں مرکزی چین میں برپا کی جانے والی دوسری شورش بھی ناکام ہو گئی۔ لیکن منچو حکمرانوں نے باکسر بغاوت کا صحیح انداز میں تدارک نہیں کیا جس کی وجہ سے لوگ سن یاٹ سین کو ایک محب وطن 'جی جان سے کام کرنے والا انقلابی اور ملک اور عوام کی بہتری کے لیے کام کرنے والا تصور کیا۔ نوجوان اور طلباء نئے عزم و حوصلہ کے لیے سن یاٹ سین کی جانب نگاہیں مرکوز کرنے لگے۔ انقلابی ادب شائع کیا جانے لگا اور انقلاب کی تائید اور مدد کے لیے انقلابی فوجی دستوں اور تنظیموں کو منظم کیا جانے لگا۔ ان تمام کاوشوں کے نتیجہ میں 1902ء اور 1905ء کے دوران سن یاٹ سین کے حق میں انقلابی تحریک کی قسمت کا ستارہ چمکنے لگا۔ پھر اس نے مشترکہ اتحاد کی لیگ (نگ منگ ہوئی) قائم کرنے کا ارادہ کیا۔

12.4 1905ء میں نگ منگ ہوئی (مشترکہ اتحاد کی لیگ) کا قیام

سن یاٹ سین نے حمایت حاصل کرنے کے لیے ویت نام 'جاپان 'ہونولولو اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ کا دورہ کیا۔ طلباء اور نوجوانوں کی جانب سے خاطر خواہ تائید سے حوصلہ پا کر اس نے ایک انقلابی پارٹی تشکیل دی۔ چودہ طلباء کے ایک گروہ نے سن یاٹ سین کی قیادت میں جاپانیوں سے خفیہ طور پر ہتھیار بنانے کا فن 'فوجی حکمت عملی اور گوریلا جنگ کے طریقے سیکھے۔ سن یاٹ سین نے 1905ء میں یورپ میں سکونت پذیر چینی طلباء سے ملاقات کی۔ اس نے بروسلز برلن اور پیرس کے طلباء سے اپیل کی اور انہیں اولوالعزم انقلابیوں میں تبدیل کر دیا۔ اس نے ٹوکیو میں ایک بڑی انقلابی تنظیم تشکیل دی جس میں چین کے 17 صوبوں سے تعلق رکھنے والے سینکڑوں طلباء شریک تھے۔ بہر حال اس کی زندگی ہی میں نئے انقلاب کی راہیں ہموار ہو رہی تھیں۔ 20 اگست 1905ء میں تمام انقلابیوں کی ایک متحدہ تنظیم 'متحدہ چینی لیگ (نگ منگ ہوئی) قائم کی گئی۔ اس کے افتتاحی اجلاس میں کم و بیش ستر افراد شریک رہے۔ سن یاٹ سین کو نگ منگ ہوئی تنظیم کے صدر نشین کی حیثیت سے منتخب کیا گیا۔ اس وقت اس کی عمر 37 برس کی تھی۔

12.5 سن یاٹ سین کے تصورات

سن یاٹ سین نے ماقبل اور انقلاب کے بعد از سر نو قومی تعمیر کا ایک طویل خاکہ پیش کیا۔ پہلے مرحلہ میں فوج کے آزاد کردہ علاقوں میں تین سال کے لیے فوجی حکومت رہے گی۔ فوجی حکومت عوام کے تعاون سے قدیم سیاسی اور سماجی برائیوں جیسے غلامی 'افیون کا استعمال اور نوکر شاہی کی بدعنوانیوں کو دور کرے گی۔ دوسرے مرحلہ میں اس نے چھ سالہ سیاسی اقتدار کی تجویز پیش کی۔ اس مرحلہ میں مقامی خود اختیاری حکومت تشکیل دی جائے گی جہاں مقامی اسمبلیوں اور مقامی نظم و نسق کے لیے عام انتخابات منعقد کیے جائیں گے۔ دوسرے مرحلہ میں بھی فوجی حکومت مرکز میں ہو گی۔ اس نے تجویز رکھی کہ ایک عارضی دستور روبہ عمل لایا جائے گا۔ اس میں فوجی حکومت اور عوام کے حقوق اور فرائض کی نشاندہی کی جائے گی۔ سن یاٹ سین نے اس بات کی وضاحت کی کہ جب فوج کی عارضی سرپرستی ختم ہو جائے گی اس وقت فوجی حکومت تحلیل کر دی جائے گی اور نئے دستور کے مطابق ملک کے نظم و نسق کو چلایا جائے گا۔ بہر حال سن یاٹ سین نے ملک میں آہنی طرز کی حکومت کے قیام کے لیے تین مرحلوں پر مشتمل انقلاب کا تصور پیش کیا۔

1905ء میں نگ منگ ہوئی کا قیام چین کی تاریخ میں ایک سنگ میل کا درجہ رکھتا ہے۔ اس نے انقلابیوں کے کردار اور طرز کو تبدیل کر دیا۔ چین میں قیادت فراہم کرنے والے روایتی گروہ بھی اس میں شامل ہو گئے۔ اس کے نتیجہ میں انقلاب کی سماجی اساس اور عمل آوری میں وسعت پیدا ہو گئی۔ اس کی اساس مختلف صوبوں اور مختلف النوع طبقات میں قائم ہو گئی۔ اس کی وجہ سے چین کے مختلف حصوں میں انقلابی نظریہ کے پھیلنے میں کامیابی ہوئی۔ اس تنظیم نے ملک کے تمام انقلابی اور ترقی پسند قوموں کو متحد کرنے کا موقع فراہم کیا۔ اسی لیے اس تنظیم کو بجا طور پر "چینی انقلاب کی ماں" کہا جاسکتا ہے۔

LIBRARY

12.5.1 سن من چو (عوام کے تین اصول)

سن یاٹ سین نے اپنی پارٹی کے عہدہ داروں کو خطاب کرتے ہوئے ایک بنیادی منشور پیش کیا۔اس منشور نے پارٹی اور حکومت کے تعلقات کا تعین کیا۔اسے سین من چو کے نام سے موسوم کیا گیا۔یہ منشور ان تصورات پر مشتمل تھا جن کی سن یاٹ سین نے 1905ء سے اشاعت کی۔

1۔ قومیت

2۔ عوامی اقتدار یا جمہوریت

3۔ عوام کا روزگار

یہ تصورات پروپگنڈا کا زبردست ہتھیار بن گئے۔

12.5.1.1 من ٹیا (قومیت)

سن یاٹ سین کا پہلا اصول من ٹیا تھا۔اس کا مفہوم یہ تھا کہ منچوؤں کی غیر ملکی سلطنت ہے جسے برخاست کردینا چاہیے لیکن 1911ء کے واقعات سے سن یاٹ سین نے محسوس کیا کہ عوام بغیر کسی اتحادی طاقت کے بکھری ہوئی ریت کے مماثل ہیں اگرچہ اس کی نظر ثانی کے بعد مختلف گروہوں کا اتحاد شامل تھا۔سن یاٹ سین نے اتحاد کے لیے کوئی واضح پروگرام پیش نہیں کیا۔پھر بھی اتنا کہا جاسکتا ہے کہ قومیت کا اصول مخالف سامراجی تھا۔ اس نے خاندان، قبیلہ اور دیہات سے وفاداری کی روایت کو ختم کیا اور ریاست سے وفاداری پر زور دیا۔اس کے اعلان کردہ تین اصولوں میں قومیت کا اصول دو مقاصد کی ترجمانی کرتا ہے۔

1۔ چین کے عوام کی جانب سے چین کی آزادی۔

2۔ چین میں رہنے والے تمام نسلوں کے لوگوں کو مساویانہ حقوق کی فراہمی۔

12.5.1.2 من چو آن (جمہوریت)

سن یاٹ سین کا دوسرا اصول من چو آن تھا۔اس کا مطلب عوام کا اقتدار یا جمہوریت تھا۔اس نے 1905ء میں دستوری بادشاہت کی وکالت کرنے والوں پر سخت نکتہ چینی کی کیونکہ وہ مطلق العنانیت کی حمایت کرتے تھے۔سن یاٹ سین نے جمہوریت کو ترجیح دی۔جمہوریت کے بارے میں اُس کے تصورات کے حسب ذیل ماخذ ہیں۔

1۔ مغربی جمہوریہ

2۔ پیش قدمی (Initiative)

3۔ رائے طلبی

4۔ انتخابات

5۔ باز طلبی

6۔ جمہوری مرکزی نظام

7۔ جانچ پڑتال اور کنٹرول کے چینی طریقے

سن یاٹ سین کا جمہوری نظام انتخابات کے ذریعہ سے عوامی اقتدار کا مظہر تھا۔حکومت کے کاروبار چلانے کے لیے عاملہ کو وسیع تر اختیارات دیے گئے تھے۔جمہوریت کا یہ نظام قائدین، درمیانی آدمی اور نچلے درجہ پر کام کرنے والے افراد پر مشتمل تھا۔

سیاسی اقتدار پانچ شاخوں عاملہ، مقننہ، عدلیہ، جانچ پڑتال اور کنٹرول کے ذریعہ سے روبہ عمل لایا جاتا تھا۔سن یاٹ سین نے تجویز رکھی کہ عارضی حکومت کے دوران عوام کو کومنگ تنگ کے ذریعہ سیاسی امور میں تربیت دی جائے گی۔

INSTRUCTIONAL MEDIA CENTRE * MANUU * Hyderabad-34. * IMC LIBRARY

12.5.1.3 من شنگ (عوام کا روزگار)

سن یاٹ سین کا تیسرا اصول من شنگ تھا۔ اس کے معنی عوام کے روزگار کے تھے۔ یہ تصور کئی سماجی اور معاشی نظریات پر مشتمل تھا جس کی وجہ سے اس نے عوام کو بے حد متاثر کیا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ سماجی معاشی پالیسیوں میں ہنری جارج کے واحد ٹیکس نظریات اور ماریس ولیمس کی تاریخ کی سماجی تشریح سے متاثر تھا۔ اس نے کہا کہ چین کو نہ صرف خانگی بلکہ ریاستی سرمایہ پر بھی کنٹرول رکھنا چاہیے۔ اس کا خیال تھا کہ جس ملک میں صنعتی ترقی نہیں ہوتی وہاں پر طبقاتی کشمکش اور پرولتاریہ کی آمریت کا قیام ناممکن ہے۔ دراصل سن یاٹ سین کے تین اصول قومی آزادی واتحاد، چین کی معاشی آزادی کی بحالی، دیہی زندگی میں تبدیلی اور جدید جمہوری حکومت کے قیام کے لیے عالمی نظام تعلیم اور عوام میں روشن خیالی سے عبارت تھے۔ تنگ منگ ہنوئی کے قیام کے بعد انقلاب کے عمل میں سرعت پیدا ہو گئی۔ 1906 اور 1911 کے درمیان شورشیں ہونے لگیں۔ سن یاٹ سین کے ماننے والوں نے 1895 اور 1911ء کے درمیان دس ناکام شورشوں کو منظم کیا۔ انقلاب لانے کے لیے یہ تمام دس ناکام شورشیں جنوب اور جنوب مغربی علاقوں میں واقع ہوئیں لیکن بعض طاقتور انقلابیوں نے صلاح دی کہ مرکزی چین کے دل پیکنگ میں انقلاب کو برپا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اس نے مشورہ دیا کہ اگر اوہان پر قبضہ کر لیا جائے تو انقلابیوں کی حالت بہتر ہو جائے گی اور وہ جنوب یادارالحکومت کے شمال تک انقلابی سرگرمیوں کو وسعت دے سکتے ہیں۔

چنانچہ 13 جولائی 1911ء میں سنگ چیاؤ کی قیادت میں تنگ منگ ہوئی کا مرکزی دفتر تشکیل دیا گیا۔ اس نے ہونان اور ہسپیہ کے مرکزی صوبوں کو اپنے نشانہ کا مرکز بنایا۔ اس نے ہسپیہ کے قیام پر مشترکہ پیش رفت کی۔ انجمن کے ذریعہ ماحول کو سازگار بنایا تھا۔ یہ انجمن تنگ منگ ہوئی اور فوجی اسٹڈیز انجمن سے وابستہ تھی۔ یکم جون 1911ء میں دونوں انجمنوں نے باہمی تعاون سے اوچانگ کے مقام پر مشترکہ طور پر اقدام کیا۔

سن یاٹ سین اس انقلاب کی منصوبہ سازی کے وقت بیرونی ممالک میں مقیم تھا۔ اس وقت زیچوان میں جنوب مرکزی اور مغربی چین میں ریلوے لائن میں سرمایہ کاری کے لیے بیرونی ممالک سے قرضہ حاصل کرنے کے سلسلہ میں سخت بے چینی پھیلتی جارہی تھی۔ ماہ ستمبر 1911ء تک زیچوان میں بغاوت رونما ہو چکی تھی۔ ہانکو میں اتفاقی طور پر واقع ہونے والے حادثہ سے وسیع پیمانے پر تشدد پھیل گیا۔ فوجی دستوں نے 10 اکتوبر کو بغاوت کردی اور کمانڈر لی یوآن ینگ کو جمہوری حکومت کے قیام کا اعلان کرنے پر مجبور کردیا اور انقلابیوں نے اہم شہروں جیسے وچانگ، ہن یانگ، ہن کانگ اور ہانکو پر قبضہ کر لیا۔ ہپے کی صوبائی اسمبلی کے ساتھ صدر نشین تنگ ہوالنگ کا انقلابی سیول حکومت کے سربراہ کی حیثیت سے تقرر کیا گیا۔ وہ انقلابیوں سے ہمدردی رکھتا تھا۔ اس نے دوسرے صوبوں کو ٹیلی گرام روانہ کیا اور تجویز رکھی کہ ایک غیر جانب دار علاقہ کی حیثیت سے ہانکو کی آزادی کا اعلان کریں۔ جب گورنر جنرل نے فرانسیسی اور روسی قونصل جنرلوں سے رابطہ پیدا کیا تو انہوں نے ملاقات کرنے سے انکار کردیا اور دوسرے قونصل خانوں نے سختی کے ساتھ غیر جانب داری کو برقرار رکھا۔ دو روز کے بعد ہن یانگ اور ہانکو پر انقلابیوں نے قبضہ کر لیا۔ ڈیڑھ مہینہ کے اندر پندرہ صوبہ یا چین کا ایک تہائی علاقہ چنگ سلطنت سے علاحدہ ہو گیا۔

I اپنی معلومات کی جانچ کیجیے۔

1۔ سن یاٹ سین نے کیوں منچو حکومت کا تختہ الٹنے کا ارادہ کیا؟

12.6 1911ء کے انقلاب میں حصہ

ڈاکٹر سن یاٹ سین نے یہ اندازہ نہیں لگایا تھا کہ انقلاب اتنا جلد آجائے گا۔ انقلاب کی غیر متوقع کامیابی کو خدا کی مہربانی سے تعبیر کیا۔ اگر منچو حکومت کا جنرل، فوجی کمانڈر کے ساتھ فرار نہ ہوتا یا اگر غیر ملکی قونصل جنرل چنگ گورنر جنرل کی تائید کرتے تو نتیجہ دوسرا برآمد ہوتا۔ ڈاکٹر سن یاٹ سین کو انقلاب کی کامیابی کی خبر اخبار کے ذریعہ ملی۔ وہ انقلاب کی خبر پڑھ کر چین نہیں گئے بلکہ انگلستان اور وہاں سے فرانس جانے کا فیصلہ کیا تاکہ وہ متعلقہ ممالک کے نمائندوں کو انقلابیوں کے مقاصد سے مطمئن کر سکیں اور ان کی تائید حاصل کر سکیں۔ سن یاٹ سین جانتا تھا کہ

انقلاب کی کامیابی بیرونی ممالک کے رویہ پر منحصر تھی۔ یہ اس کا صحیح فیصلہ تھا۔

12.7 عارضی صدر

سن یات سین 25 دسمبر 1911ء کو شنگھائی واپس ہوا۔ اسے صوبائی مندوبین کی جانب سے 29 دسمبر 1911ء کو عارضی صدر اور لی یو آن ہنگ کو نائب صدر کی حیثیت سے منتخب کر لیا گیا۔ نئی حکومت نے یکم جنوری 1912ء یوم جمہوریہ قرار دیا۔ اس طرح کم و بیش 27 برس کی طویل اور صبر آزما جد و جہد کے بعد اس کی زندگی کا خواب پورا ہوا۔ ڈاکٹر سن یات سین اور اس کی حکومت کا دوسرا مسئلہ قومی اتحاد اور غیر ملکی کمزور چنگ سلطنت کا خاتمہ تھا۔

12.8 یو آن شی کائی کے حق میں دستبردار ہونا

یو آن شی کائی نہ انقلابی تھا اور نہ ہی جمہوریت پسند بلکہ وہ ایک موقع پرست اور اقتدار کا بھوکا آدمی تھا۔ اس نے غیر ملکی قرضہ حاصل کر کے پارلیمنٹ کے فیصلہ کو ٹھکرا دیا۔ حالانکہ پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں قوم پرستوں کی اکثریت تھی۔ جب پارلیمنٹ نے قرضہ کے اقدام کی مخالفت کی تو اس نے کیانگ لی، کوانگ تنگ اور اے ہوئے کی قومی فوجی حکومت کو برخاست کر دیا۔ کیانگ لی کے فوجی گورنر نے 12 جولائی 1913ء کو آزادی کا اعلان کر دیا اور دوسرے انقلاب کا آغاز کر دیا۔ یو آن نے 1913 کے دوسرے انقلاب کو سختی کے ساتھ کچل دیا۔ سن یات سین نے محسوس کیا کہ دوسرا انقلاب اس کے ماننے والوں کے داخلی اختلافات کی وجہ سے ناکام ہو گیا۔ یو آن نے 1914ء میں قومی پارٹی تحلیل کر دی۔ اس کے بعد سن یات سین جاپان چلا گیا۔

سن یات سین چنگ سلطنت کو برخاست کر کے چین کے اتحاد کا خواہاں تھا۔ اس لیے اس نے چنگ سلطنت کے وزیر اعظم یو آن شی کائی کے حق میں دستبردار ہونے کا فیصلہ کیا تا کہ وہ چین کی جمہوری حکومت کا صدر بن سکے۔ سن یات سین نے شرط رکھی کہ وہ جمہوری حکومت کی تائید کرے۔ چنگ سلطنت برخاست کر دی جائے۔ اس طرح سن یات سین کو کامیابی حاصل ہوئی۔ یو آن نے شرائط کو قبول کر لیا۔ چنانچہ سن یات سین یکم اپریل 1912ء کو صوبائی صدر کی حیثیت سے رسمی طور پر اپنے عہدہ سے سبکدوش ہو گیا۔ سن یات سین نے نیک نیتی کے ساتھ فیصلہ کیا تھا اور یہ خیال کیا تھا کہ یو آن شی کائی اپنے وعدوں پر قائم رہے گا لیکن بعد کے حالات نے اس توقع پر پانی پھیر دیا۔

اگر چہ سن یات سین عینیت کا علمبردار تھا لیکن وہ اپنے ماننے والوں میں نصب العین کی اساس پیدا کرنے میں ناکام رہا۔ اس کے ماننے والوں نے امن و امان کی آرزو کی اور یو آن جیسے ابن الوقت آدمی کے ساتھ تعاون کرنے کی کوشش کی۔ انہوں نے خیال کیا کہ جمہوری حکومت کے قیام کے ساتھ ہی ان کا مقصد حاصل ہو گیا ہے۔ سن یات سین کے ماننے والوں نے جمہوریت اور عوام کے روزگار کے اصولوں کو روبہ عمل لانے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ سن یات سین نے محسوس کیا کہ انقلابی تعمیر کے بغیر انقلابی صدر کی کیا ضرورت ہے۔ اس سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ وہ اپنے ماننے والوں سے مایوس تھا اس لیے اس نے جمہوری حکومت کے صدر کی حیثیت سے استعفیٰ دینا بہتر سمجھا۔

12.9 قومی پارٹی کی تنظیم نو

سن یات سین نے پارٹی میں اتحاد کی ضرورت کو محسوس کیا اس نے 8 جولائی 1914ء کو قومی پارٹی کو چینی انقلابی کے نام سے از سر نو منظم کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس نے پارٹی کے ارا کین کو پابند کیا کہ وہ شخصی طور پر اس کے وفادار رہیں گے اور اس نے فوج کے چیف کمانڈر کا عہدہ سنبھال لینے کے بعد 1915ء میں یو آن شی کائی کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔ کیوں کہ اس نے محسوس کیا کہ وہ بادشاہ بننے کا خواہاں ہے لیکن یو آن غیر متوقع طور پر 1916ء میں مر گیا۔ جنگجو افسروں کے درمیان برتری کے حصول کے لیے خانہ جنگی شروع ہو گئی۔ ایسے حالات میں سن یات سین نے پھر ایک

بار کینٹن کے مقام پر ایک فوجی حکومت تشکیل دی اور دستوری احتجاج کی تحریک کا آغاز کیا جو زیادہ پیش رفت نہیں کر سکی۔ کوانگ تنگ اور کوانگ سی کے صوبائی قائدلی جنگ تانگ نے مئی 1918ء میں سن یاٹ سین کو اقتدار چھوڑ دینے پر مجبور کر دیا۔ سن یاٹ سین شدید رنج والم کے عالم میں شنگھائی کو فرار ہو گیا۔ اس نے عزلت نشینی میں شب و روز بسر کیے۔ لیکن ایک کتاب "قومی تعمیر نو کے خطوط" لکھی۔ اس نے پارٹی کی دوبارہ تنظیم کا فیصلہ کیا۔ جب وہ 2 اپریل 1921ء کو شمال کی جانب اپنی دستوری احتجاج کی تحریک چلانے کے لیے آگے گیا تو وہاں ینگ فینگ مینگ کے ایک سابقہ پیرو نے اسے واپس ہونے پر مجبور کر دیا۔ سن یاٹ سین ہلاک ہوتے ہوتے بچ گیا۔ وہ روسی اور برطانوی عہدہ داروں کی مدد سے شنگھائی پہنچ سکا۔ اس اثنا میں وہ روس کی بولشوک پارٹی کی کامیابی سے متاثر ہوا۔ روس نے اس کی جانب دوستی کا ہاتھ بڑھایا۔ اس نے کومن تنگ کی تنظیم نو اور طاقتور بنانے کے لیے روس کی جانب نگاہیں مرکوز کیں۔ روس نے میکل بوروڈن کو روانہ کیا۔ بوروڈن کو مشیر بنایا گیا۔ سن یاٹ سین اور بوروڈن دونوں نے مل کر منگ تنگ کا دستور مرتب کیا۔

سن یاٹ سین پارٹی کا تاحیات صدر بن گیا اور کومنگ تنگ کو درجہ واری انداز میں تشکیل دیا گیا۔ پارٹی کو نیچے سے لے کر اوپر تک منظم کیا گیا۔ کومنگ تنگ کی پہلی مرکزی کونسل کا اجلاس 1924ء میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں دستور اور عوام کے تین اصولوں کے پروگرام کو منظور کیا گیا۔ اپنے نظریہ کے اعتبار سے پارٹی میں اتحاد قائم کر کے اس نے شمال کی مہم کا آغاز کیا اور اس کی 12 مارچ 1925 میں پیکنگ کے مقام پر موت واقع ہو گئی۔ آخری وقت بھی اس کے ہونٹوں پر "امن جدوجہد اور چین کو بچاؤ" کے الفاظ تھے۔ اس طرح سن یاٹ سین کی زندگی کا اختتام عمل میں آیا۔ وہ ایک خیالی / محنت پسند خواب دیکھنے والا خیالات کے اعتبار سے انقلابی اور اقدامات کے لحاظ سے ایک مصلح تھا۔ سن یاٹ سین بے نظیر عینیت پسند شخصیت کا حامل تھا۔ اس نے اپنی ساری زندگی چین کے اتحاد اور عوام کی بہتری کے لیے وقف کر دی۔ اس کی زندگی اور اس کے کارناموں اور قربانیوں سے چین کے مستقبل کے قائدین جیسے چیانگ کیائی شک اور ماوزے تنگ متاثر ہوئے۔ ماوزے تنگ نے چین کو 1928ء میں متحد کیا۔ وہ حقیقی اتحاد پیدا کرنے میں کامیاب ہوا۔ ڈاکٹر سن یاٹ سین کو بابائے چینی قومیت کا خطاب بجا طور پر دیا جا سکتا ہے۔

I اپنی معلومات کی جانچ کیجیے۔

1۔ چین کی جمہوری حکومت کا عارضی صدر کون تھا؟

2۔ سن یاٹ سین کو "بابائے چینی قومیت" کیوں کہا جاتا ہے؟

12.10 خلاصہ

1. بابائے چینی قومیت سن یاٹ سین نے منچو حکومت کا تختہ الٹنے کے لیے 1894ء میں چین کے احیا کی انجمن قائم کی۔ اس نے بعد میں 1905 میں تمام انقلابی تنظیموں کو متحد کرنے کے لیے متحدہ اتحادی لیگ قائم کی۔
2. سن یاٹ سین کے تین اصولوں میں قومیت جمہوریت اور عوامی روزگار شامل تھے۔ سن یاٹ سین کو 25 دسمبر 1911ء میں چین کے صوبائی صدر کی حیثیت سے منتخب کیا گیا۔ لیکن وہ یکم اپریل 1912ء کو چین کے اتحاد کے مفاد میں یو آن شی کائی کے حق میں اپنے عہدے سے دستبردار ہو گیا۔
3. سن یاٹ سین نے کوانگ تنگ (قومیت) پارٹی قائم کی اور اسے روسی مشیر میکل بوروڈن کی مدد سے دوبارہ منظم کیا۔

12.11 اپنی معلومات کی جانچ: نمونہ جوابات

1۔ سن یاٹ سین نے منچو حکومت کو برخاست کرنے کا فیصلہ کیا کیوں کہ ملک منچو حکومت کے زیر نگرانی ترقی کرنے کے قابل نہیں تھا۔

2۔ سن یات سین کے تین اصولوں کا مقصد چین کو سیاسی اور معاشی طور پر طاقتور بنانا تھا۔

II 1۔ ڈاکٹر سن یات سین

2۔ سن یات سین کو "بابائے چینی قومیت" کہا جاتا ہے کیونکہ اس کے تصورات کی وجہ سے چین کے باشندوں میں جدید قومیت کا احساس اجاگر ہوا۔

12.12 نمونہ امتحانی سوالات

I ذیل کے ہر سوال کا جواب 30 سطروں میں لکھیے۔

1۔ سن یات سین کی ابتدائی زندگی کا خاکہ کھینچیے۔

2۔ چین کے احیاء کی انجمن کا قیام اور 1905ء تک اس کی سرگرمیاں بیان کیجیے۔

3۔ عوام کے تین اصولوں کا جائزہ لیجیے۔

4۔ چین میں 1911ء اور 1912ء کے درمیان کیا انقلابی تبدیلیاں رونما ہوئیں؟

II ذیل کے ہر سوال کا جواب 15 سطروں میں لکھیے۔

1۔ سن یات سین نے قومی تعمیر نو کے لیے انقلاب سے پہلے اور انقلاب کے بعد کیا تجاویز پیش کیں؟

2۔ کس طرح یوآن شی کائی نے جمہوریہ حکومت کو فریب دینے کی کوشش کی؟

12.13 سفارش کردہ کتابیں

1. **Ahmed, L.L** : A Comprehensive History of the Far East
2. **Chatterjee** : Modern China- Short History
3. **Claude & Buss** : The Far East
4. **Clyde & Beers** : The Far East
5. **Crofts & Buchanan** : The Far East
6. **Latourette** : A Short History of the Far East
7. **Panikkar K.M** : Asia & Western Dominance
8. **Shiv Kumar & Jain,S** : History of Modern China
9. **Vinacke, H.M** : A History of the Far East in Modern Times

INSTRUCTIONAL MEDIA CENTRE LIBRARY * MANUU * HYDERABAD
Accn. No. BA-023
Date 03.08.2015
INSTRUCTIONAL MEDIA CENTRE * MANUU * Hyderabad-34.
IMC LIBRARY